فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ : ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

یوم چہارشنبہ — روزنامہ — خطبہ نمبر ۲۶

فی پرچہ دس پیسے

۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۱ نبوت ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۱ نومبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو ضعف اور شدید بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہیئے

دنیا کو ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو

"کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے۔ اور دنیا، اس کا مال وجاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کیلئے سواری اور زاد راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اس طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے لیکن کس دنیا کو؟ حسنۃ الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہیئے اور ساتھ ہی حسنۃ الدنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہیئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بے شک حسنۃ الآخرۃ کا موجب ہو گی۔" (الحکم ۱۶ اگست ۱۹۰۱ء)

کچھ اپنے متعلق

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

یہ عاجز تقریباً ڈیڑھ ماہ سے مسلسل جسمانی اور دماغی کمزوری میں مبتلا چلا آتا ہے اور یہ کمزوری بڑھتی جاتی ہے اور سوچنے اور کام کرنے اور مضمون لکھنے کی طاقت بہت کم ہو گئی ہے اور ایک عجیب قسم کی بے چینی اور گھبراہٹ بھی لاحق رہتی ہے۔ چنانچہ کل بروز اتوار عزیز مظفر احمد سلمہ کی تحریک پر ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب ماہر امراض قلب مجھے دیکھنے کے لئے لاہور سے تشریف لائے اور انہوں نے کافی دیر تک میرے دل اور جگر اور سینہ وغیرہ کا معائنہ کیا اور میری سابقہ بیماریوں کے حالات بھی سنے اور بجلی کے آلہ کے ذریعہ جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے میرے دل کا فوٹو (یعنی ای سی جی) بھی لیا۔ پورے معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میرے دل میں کافی کمزوری پیدا ہو چکی ہے یعنی دل ڈاکٹری اصطلاح میں ڈیمیج ہو چکا ہے اور دیگر بیماریوں کی وجہ سے جو مجھے پہلے سے لاحق ہیں (بلکہ ایک دفعہ ۱۹۵۴ء میں تو مجھے دل کی بیماری کا حملہ بھی ہوا تھا) یہ حالت خطرہ کا موجب ہو سکتی ہے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے چند ضروری ادویہ تجویز کرنے کے علاوہ تاکید کی ہے کہ میں فی الحال کم از کم تین ہفتہ گھر میں ٹھہر کر مکمل آرام کروں اور ہر قسم کی کوفت والے کام سے خواہ وہ دماغی ہو یا جسمانی کلی طور پر اجتناب کروں۔

پس میں جماعت کے مخلص دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ از راہ کرم ان ایام میں مجھے معذور خیال فرمائیں اور میری صحت کے لئے دعا بھی کرتے رہیں۔ میں اب قمری لحاظ سے بہتر سال کا ہو گیا ہوں۔ اور یہ عمر بہرحال کمزوری کی عمر ہے۔ اس لئے موجودہ بیماری کی وجہ سے میرے اعصاب اور دل و دماغ پر کافی اثر ہے اس لئے دوستوں سے کچھ عرصہ کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ والامر بید اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد
ربوہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۲ء

جامعہ احمدیہ ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا لیکچر

انشاء اللہ العزیز کل مورخہ ۲۱/۱۱/۶۲ بروز بدھ الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے اجلاس میں ۱۲ بجکر پچاس منٹ پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں مکرم محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مشرقی پاکستان کے حالات کے متعلق تقریر فرمائیں گے۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(نائب صدر الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ)

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت

ربوہ ۲۰ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی البتہ کمزوری ابھی چل رہی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ اماء اللہ کوئٹہ سے خطاب

اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں پر بھی نہایت اہم دینی ذمہ داریاں عائد کی ہیں

قرونِ اولیٰ کی نامور خواتین اور صحابیات کے ایمان افروز واقعات

فرمودہ ۳۱۔ جولائی سنہ ۵۰ء بمقام کوئٹہ

(قسط نمبر ۲)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس اہم تقریر کی پہلی قسط الفضل مورخہ ۱۴ نومبر سنہ ۶۲ء میں شائع ہوئی ہے۔ تقریر کا بقیہ حصہ افادہ احباب کے لئے اب درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ تقریر صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

احادیث میں آتا ہے

کہ ایک عورت کا بچہ مر گیا تھا۔ وہ قبر پر کھڑی رو رہی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور آپ نے اسے صبر کی تلقین کی۔ وہ عورت کہنے لگی کہ دوسروں کو نصیحت کرنا آسان امر ہے جس کا اپنا بچہ مر گیا ہو تکلیف کا احساس اسی کو ہو سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ میرے تو سات بچے فوت ہو چکے ہیں اور یہ کہہ کر آپ چلے گئے۔ کسی شخص نے اس عورت سے کہا۔ اے عورت! کیا تم نے پہچانا نہیں۔ یہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ عورت دوڑتی ہوئی آپ کے پاس آئی اور کہا۔ یا رسول اللہ۔ میں صبر کرتی ہوں آپ نے فرمایا۔ اب صبر کرنے کا کیا فائدہ الصبر عند الصدمۃ الاولیٰ صبر تو شروع میں ہی ہوتا ہے۔

یہ مثال میں نے اس لئے دی ہے

کہ انسان جوش میں آیا ہوا ہو تو اس کیلئے رکنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جیسے وہ عورت جوش کی حالت میں تھی مگر اس حالت میں اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نہ پہچانا۔ حالانکہ وہ آپ پر ایمان لانیوالوں میں سے تھی۔ پس ان عورتوں کے اپنے مردوں پر روتے ہوئے فوراً رُک جانا بہت بڑے تصرف اور طاقت کی علامت ہے۔

غرض آدم علیہ السلام سے لیکر آخر تک ہر زمانہ میں مذہب عورتوں کا ذکر کرتا آیا ہے۔ چنانچہ مکہ کی تعمیر کے وقت اسلام حضرت ہاجرہ کا بھی ذکر کرتا ہے۔ حالانکہ نبی حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت اسلام ان کی والدہ کا ذکر کرتا ہے حالانکہ نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت قرآن ان کی والدہ کا ذکر کرتا ہے حالانکہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی تاریخ کو کیوں محفوظ رکھا گیا۔ اس سے صرف یہی بتانا مقصود تھا کہ یہ عمارت تمہاری اپنی بنائی ہوئی ہے اس لئے

تمہارا بھی اس میں حصہ ہے

انسان جو کام کرتا ہے اس سے اُسے پیار ہوتا ہے۔ اپنے بنائے ہوئے گھر کو کوئی شخص برباد نہیں کرتا۔ بچے ریت کے گھروندے بناتے ہیں مگر جب کوئی دوسرا بچہ انہیں گرا دیتا ہے تو وہ اس سے لڑ پڑتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے عورتوں پر یہ واضح کر دیا ہے کہ دین میں ان پر ویسی ہی قربانیاں عاید ہوتی ہیں جیسی مردوں پر۔ یہ نہ کرنا کہ تم اسے چھوڑ دو۔ اور سمجھ لو کہ یہ صرف مردوں کی چیز ہے ایسا کرو گی تو دین کمزور ہو جائے گا۔

اس زمانہ میں

جو نازک دور مسلمانوں پر آیا ہے

وہ ایسا ہے کہ آج سے چار پانچ سو سال پہلے کوئی اس کا خیال بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اگر آج سے چار پانچ سو سال قبل کے مسلمانوں کو اس زمانہ کی حالت نقشہ پر دکھا دی جاتی تو اس پر کوئی اعتبار نہ کرتا۔ لیکن آج بھی اگر نقشے پر رنگ دیئے جائیں اور بتایا جائے کہ پرانے زمانہ میں مسلمانوں کی حکومت فلاں فلاں جگہ تک پھیلی ہوئی تھی اور اب ان کی حکومت فلاں جگہ تک ہے یا پرانے زمانہ میں مسلمانوں کی حیثیت اتنی تھی اور اب اتنی ہے تو ہر عقلمند عورت اور ہر عقلمند مرد کو غش آ جائے۔ ہم معمولی غموں کے قصے سنتے ہیں تو رونا آ جاتا ہے مگر اسلام کا دکھ تو اتنا بڑا ہے کہ ہر مسلمان جس کو اسلام سے ذرا بھی تعلق ہے اس پر رقت طاری ہو جاتی ہے یہی یورپ جو آج ساری دنیا پر حکومت کر رہا ہے اس کا اکثر حصہ مسلمانوں کے ماتحت تھا۔ پولینڈ پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ آسٹریا پر مسلمان قابض تھے۔ ہنگری انکے قبضہ میں تھا فرانس کے ساحلوں تک وہ پھیلے ہوئے تھے۔ جنوبی اٹلی پر انکی حکومت تھی۔ سسلی، سارڈینیا اور سپین پر انکی حکومت تھی ادھر ایشیا میں سوائے جاپان کے باقی سب ملکوں اور جزائر پر مسلمانوں کا قبضہ تھا

افریقہ کے کثیر حصوں پر

انکی حکومت تھی۔ امریکہ اس وقت معلوم نہ تھا۔ لیکن معلوم دنیا میں سوائے چند حبشی قبائل کے کوئی ملک ایسا نہ تھا جس پر مسلمان قابض نہ تھے اور پھر جہاں قبضہ نہ تھا وہاں انکی ایسی دہشت اور رعب چھایا ہوا تھا کہ وہاں کے رہنے والے محض مسلمانوں کے رحم پر تھے۔ اس زمانہ میں صرف ایک حکومت تھی جو مسلمانوں کے علاوہ تھی اور وہ حبشہ کی حکومت تھی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب مسلمانوں پر کفار نے مظالم ڈھائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان حبشہ کی طرف چلے جائیں وہاں کا بادشاہ انکو پناہ دیگا اس پر بعض مسلمان

حبشہ کی طرف ہجرت

کر کے چلے گئے اور باوجود اسکے کہ کفار مکہ نے بہت کوششیں کیں کہ مسلمان انکے حوالہ کر دیئے جائیں حبشہ کا بادشاہ ایسا کرنے پر تیار نہ ہوا اور مسلمان اسکی حکومت میں آرام کی زندگی بسر کرتے رہے۔ اس بادشاہ کو بعد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تبلیغی خط لکھا اور وہ مسلمان بھی ہو گیا اور وہ خط اس نے بطور تبرک چاندی کے بنے ہوئے ایک کیسکٹ (Cas Kat) میں رکھا اور اپنے وزراء کو دیا اور ہدایت کی کہ ہمیشہ کے لئے یہ خط محفوظ رکھا جائے کیونکہ ہمارے ملک کے لئے یہ تعویذ کا کام دے گا۔ حبشہ کے بادشاہ کا مسلمانوں پر یہ احسان تھا کہ اس نے چالیس پینتالیس مسلمانوں کو پناہ دی۔ بعد میں اس وقت کا بادشاہ نجاشی مسلمان بھی ہو گیا۔ مگر اس کا وارث عیسائی تھا۔ حبشہ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے مسلمانوں کی حکومت تھی۔ اس کے ارد گرد مسلمانوں کی بڑی بڑی شہنشاہیاں تھیں مثلاً

مصر کی فاطمی حکومت

اس کے ساحلوں تک پھیلی ہوئی تھی مسلمانوں کے لشکر ٹڈی دل کی طرح اس کے ساحلوں سے گزر جاتے تھے مگر وہ حبشہ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ آج کل چالیس پینتالیس آدمیوں کو پناہ دینا ایسا کارنامہ نہیں کہ کوئی حکومت پناہ دینے والی کی عزت کرے لیکن مسلمانوں نے ۱۳۰۰ سال تک حبشہ کے احسان کو یاد رکھا۔ مگر عیسائیوں کی حالت یہ ہے کہ جب مسلمان کمزور ہوتے تو انہوں نے سو سال تک بھی برداشت نہ کیا۔ اور جنوبی اٹلی پر قبضہ کر لیا۔ غرض یہ ایک ہی حکومت تھی جو مسلمانوں کے زمانۂ اقتدار میں قائم رہی اور اسکی وجہ یہی تھی کہ مسلمان یہ بتانا چاہتے تھے کہ جس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سے ادنیٰ بھی خدمت کی ہے۔ وہ اس کی حفاظت کریں گے پس مسلمانوں کی یہ عظمت اگر مٹ جائے تو یہ ایسی چیز نہیں کہ کوئی شریف النفس اور حساس دل خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔ اس کے صدمہ سے اپنے نفس پر قابو رکھ سکے۔ لیکن کسی مصیبت کے آنے کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ اس مصیبت کو جاری رکھا جائے۔ جب بھی خدا تعالیٰ نے

تو تبیق دے۔ اسے ختم کر دینا چاہیئے۔ مسلمانوں پر یہ تباہی محض اس لئے آئی کہ انہوں نے دین کو چھوڑ دیا۔ اور دنیا کو اپنا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے سے منع نہیں فرمایا مگر اس نے یہ کہا ہے کہ

پہلے دین کا کام کرو

اور پھر دنیا کماؤ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رض بھی دنیوی کام کرتے تھے۔ وہ زمینداریاں بھی کرتے تھے تجارتیں بھی کرتے تھے۔ مگر وہ ان کو دین کے تابع رکھتے تھے۔ اور جب بھی خدا تعالےٰ کی آواز آتی تھی وہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔ حضرت حسن رض نے حضرت علی رض سے ایک دفعہ سوال کیا کہ کیا آپ کو مجھ سے محبت ہے۔ حضرت علی رض نے فرمایا ہاں حضرت حسن رض نے پھر سوال کیا کہ کیا آپ کو خدا تعالےٰ سے بھی محبت ہے حضرت علی رض نے فرمایا ہاں۔ حضرت حسن رض نے کہا تب تو آپ ایک رنگ میں شرک کے مرتکب ہوئے۔ شرک اسی کو کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ اس کی محبت میں کسی اور کو شریک بنا لیا جائے۔ حضرت علی رض نے فرمایا حسن میں شرک کا مرتکب نہیں ہوں۔ میں بیشک تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن جب تیری محبت خدا تعالےٰ کی محبت سے ٹکرا جائے تو میں فوراً اسے چھوڑ دوں گا۔

توحید کے معنی یہ ہیں

کہ انسان ایسے کاموں میں نہ پڑے۔ جو خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں آجائیں وہ بیشک دنیا کمائے زمینداریاں کرے۔ تجارتیں کرے۔ مگر جب یہ آواز آئے کہ خدا تعالےٰ اسے بلاتا ہے تو فوراً وہ کام چھوڑ دے اور خدا تعالےٰ کی آواز کی طرف دوڑ جائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب بعض مسلمانوں نے اس میں کوتاہی دکھائی تو قرآن کریم میں ان کے خلاف احکام نازل ہوئے۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا جو لوگ مومن ہیں اور پھر ان سے کوتاہی سرزد ہوئی ہے وہ قابل سزا ہیں۔ اور جو منافق ہیں انہوں نے اپنے نفاق کا ثبوت دے دیا ہے۔

یہاں پھر میں

ایک ایسی عورت کا واقعہ

بیان کرتا ہوں جس نے خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں نہ صرف اپنے خاوند کی محبت کو ٹھکرایا بلکہ اسے ملامت بھی کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں متعدد جنگیں ہوئیں۔ مگر ان سب میں سے زیادہ خطرناک موقعہ وہ تھا۔ جب یہ خبر آئی کہ

روما کی فوجیں

عرب پر حملہ کرنے کے لئے آرہی ہیں۔ عرب کے مقابلہ میں روما کی اس وقت ایک ایسی ہی طاقت تھی۔ جیسے آجکل انگریزی حکومت کسی دس بارہ لاکھ کی آبادی کے ملک پر حملہ کر دے اس وقت روما کی حکومت میں لبنان کا ملک شامل تھا۔ آرمینیا تھا۔ سالماٹرکی تھا۔ روس کے کچھ حصے تھے۔ آسٹریا تھا ہنگری تھا لیبیا تھا۔ افریقہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ جو حصے تھے وہ بھی روما کی حکومت کے ماتحت تھے۔ ان سب ملکوں کی کل آبادی دو کروڑ تھی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں عرب کی کل آبادی دو اڑھائی لاکھ تھی۔ پھر وہ روپے والے تھے۔ غرض مسلمانوں پر

سب سے زیادہ نازک موقعہ

اس وقت آیا جب انہوں نے یہ خبر سنی کہ روما کی حکومت عرب پر حملہ آور ہو رہی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تجویز فرمایا کہ بجائے اس کے کہ روما کی فوجیں ہم پر حملہ آور ہوں مناسب ہوگا کہ ان کے مقابلہ کے لئے ہم خود باہر جائیں۔ چنانچہ آپ دس بارہ ہزار افراد پر مشتمل ایک فوج لے کر روما کے لشکر کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اس موقعہ پر آپ نے یہ حکم دے دیا کہ سب مخلص مومن اس جنگ کے لئے چل پڑیں۔ اس سے قبل آپ نے خود ایک صحابی رض کو کسی کام کے لئے باہر بھیجا تھا۔ جب آپ

مقابلہ کے لئے مدینہ سے روانہ ہو گئے

تو وہ صحابی واپس آئے۔ وہ مدت کے بعد واپس آئے تھے۔ جب مدینہ پہونچے تو انہیں صرف اتنا پتہ لگا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی دور سے آتا ہے اور دیر کے بعد گھر آتا ہے۔ تو قدرتی طور پر وہ اپنی بیوی سے پیار کرتا ہے۔ وہ صحابی بھی گھر آئے اور چاہا کہ بیوی سے پیار کریں مگر اس نے پرے ہٹا کر کہا کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو جنگ کے لئے باہر گئے ہوئے ہوں اور تجھے بیوی سے پیار سوجھ رہا ہے۔ اس کا

اس صحابی پر اتنا اثر ہوا

کہ وہ اسی وقت گھوڑے پر سوار ہو کر جنگ کے لئے باہر چلے گئے۔ اب یہ خدا کی محبت اس کے خاوند کی محبت کے مقابل تھا۔ یہ نہیں کہ اس صحابیہ کو اپنے خاوند سے محبت نہیں تھی

بلکہ جب یہ سوال آ گیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تکلیف میں ہیں اور ان کا خاوند آرام میں ہے تو وہ برداشت نہ کر سکیں۔

غرض جب خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کا کسی اور سے مقابلہ آجاتا ہے تب دین اس میں روک بنتا ہے۔ اسلام دنیا کمانے تجارتیں اور زمینداریاں کرنے میں روک نہیں۔ ہمارا ہاں یہ کہنا ہے کہ جب یہ زمینداریاں اور تجارتیں وغیرہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں آجائیں تو

ہر سچے اور مخلص مومن کا فرض

ہے کہ انہیں چھوڑ کر خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اس کو تقوے کہتے ہیں۔ ورنہ یہ کہنا کہ خدا تعالےٰ دنیا کمانے سے روکتا ہے درست نہیں۔ صحابہ تجارتیں کرتے تھے زمینداریاں کرتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود زمینداری کرتے تھے۔ چنانچہ جب خیبر فتح ہوا۔ تو آپ نے اس کا ایک حصہ اپنے خاندان کے لئے وقف کر دیا تھا۔ بہرحال دنیا کمانا منع نہیں۔ ہاں جب خدا تعالےٰ کی آواز آجائے۔ تو دوسرے تمام کاموں کو چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے۔ یہی

اسلام کی تعلیم

ہے۔ خدا تعالےٰ کی آواز تو بہت بڑی چیز ہے دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ماں اپنے کام میں مشغول ہوتی ہے۔ لیکن جب اسے بچے کے رونے کی آواز آتی ہے۔ تو وہ سب کام چھوڑ کر اس کی طرف دوڑ پڑتی ہے۔ مثلاً ایک عورت دودھ دوھ رہی ہوتی ہے۔ فرض کرو کہ وہ کسی اونچی جگہ پر بیٹھی دودھ دوھ رہی ہے۔ اور دودھ کا خراب ہو جانا زمیندار کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ ادھر اسے بچہ کے رونے کی آواز آجاتی ہے۔ تو وہ عورت دودھ پھینک کر بچہ کی طرف چلی جائے گی۔ اسی طرح جب اللہ تعالےٰ کی آواز آئے تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب کوئی اور کام کرنا ہمارے لئے جائز نہیں۔

اسلام کے تنزل کے زمانہ میں

بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں ان میں کمزوریاں تھیں وہاں کے اندر بعض اچھی خوبیاں بھی پائی جاتی تھیں۔ خلفاء عباسیہ کی حکومت جب کمزور ہو گئی تو اس وقت خلیفہ کی حالت ایسی ہی تھی جیسے ہندوستان پر جب انگریزوں نے قبضہ کر لیا۔ تو مغل بادشاہ بہادر شاہ کی حالت تھی۔ عکہ تک تمام علاقہ چھن گیا تھا ایک دفعہ خلیفہ جب شطرنج کے مہروں کی طرح رہ گیا۔ عکہ میں سے ایک قافلہ گزر رہا تھا کہ ایک عورت کو کسی عیسائی نے

چھیڑا اور اسے قید کر لیا وہ ایک دیہاتی عورت تھی۔ اسے یہ علم نہیں تھا کہ آجکل مسلمانوں پر

ضعف کا زمانہ

آیا ہوا ہے۔ وہ مسلمانوں کی پہلی شان ہی سمجھتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں عورتوں میں تعلیم کم ہو گئی تھی۔ اس نے جوش میں آ کر کہا یا للخلیفۃ۔ اے خلیفہ میں تمہیں اپنی مدد کے لئے پکارتی ہوں۔ حالانکہ اس وقت عیسائی بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی شکست دے چکے تھے۔ اور خلیفہ تو اس وقت دلی کے آخری بادشاہ کی طرح تھا۔ قافلہ کے لوگ اس عورت کی اس بات پر ہنس پڑے اور کہا یہ کتنی پاگل ہے۔ خلیفہ کو تو اس وقت کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ لیکن یہ اسکو مدد کے لئے پکار رہی ہے۔ وہ سارا راستہ اس لطیفہ پر ہنستے آئے۔ پرانے زمانہ میں ریل وغیرہ کی سہولتیں نہیں تھیں۔ اسلئے خبریں دیر سے پہونچتی تھیں۔ جب کوئی تجارتی قافلہ شہر میں آتا تو لوگ اس کا استقبال کرتے اور ان سے تازہ خبریں پوچھتے۔ اسی طرح

جب یہ قافلہ بغداد میں پہنچا

تو لوگ جمع ہو گئے اور کہا کوئی تازہ لطیفہ سناؤ۔ قافلہ والوں نے بتایا کہ فلاں جگہ سے جب ہم گزر رہے تھے۔ تو کسی عیسائی نے ایک مسلمان دیہاتی عورت کو چھیڑا اور اس نے جوش میں آ کر کہا یا للخلیفۃ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ خلیفہ کی حالت تو اس وقت ایک وظیفہ خوار کی سی ہے اور وہ اسے اپنی مدد کے لئے پکار رہی تھی پھیلتے پھیلتے یہ خبر خلیفہ کے دربار میں بھی پہونچی۔ باوجود اسکے کہ خلیفہ کی حیثیت اس وقت محض ایک وظیفہ خوار کی سی تھی۔ لیکن دلی کے بادشاہوں کی طرح وہ اس زمانہ میں بھی اپنا دربار لگایا کرتا تھا۔ دربار میں کسی شخص نے دوسرے کے کان میں کہا کہ یہ لطیفہ ہوا ہے۔ اس درباری نے تو یہ بات لطیفہ کے رنگ میں بیان کی تھی۔ لیکن خلیفہ کے ذہن میں ابھی یہ بات تھی کہ وہ بادشاہ ہے یہ بات سنکر

اس کے دل پر ایک چوٹ سی لگی

اور وہ تخت سے اتر آیا اور ننگے پاؤں باہر نکل گیا اور کہنے لگا۔ میرے ساتھ کوئی جائے یا نہ جائے میں ضرور جاؤں گا۔ اور یا تو اس عورت کو چھڑوا لاؤں گا۔ یا وہیں مارا جاؤں گا یہ ایک ایسی چیز تھی کہ جب ایک بناوٹی اور موہوم سی ماند خلیفہ کے منہ سے بھی یہ بات نکلی۔ کہ خواہ کوئی میرے ساتھ جائے یا نہ جائے میں

جاؤں گا۔ اور اس عورت کو چھڑا لاؤں گا یا خود مارا جاؤں گا تو بہت سے اور مومنوں نے بھی خیال کیا کہ ہم بھی اس مظلوم عورت کو بچانے کے لئے نکلیں چنانچہ ہزاروں ہزار افراد پر مشتمل ایک لشکر تیار ہو گیا۔ پھر جب ارد گرد کے علاقہ میں خبر پہنچی تو دوسرے لوگوں نے بھی خیال کیا کہ ہم کیوں پیچھے رہیں وہ بھی اپنے آدمیوں کو ساتھ لیکر اس کے ساتھ مل گئے۔ جب خلیفہ شام تک پہنچا تو ایک لشکر جرار اکٹھا ہو گیا۔ چنانچہ لڑائی ہوئی اور وہ عورت دشمن کے پنجہ سے چھڑا لی گئی۔ پس اگر

ایک مظلوم عورت کی آواز

نے جس میں رحم کی اپیل پائی جاتی تھی۔ ایک مُردہ خلیفہ کے اندر جس کی حکومت نہیں تھی صرف گورنر کچھ روپے دیدیتے تھے اور ان کے ساتھ وہ شطرنج اور شراب میں اپنا وقت صرف کر دیتا تھا ایک بیداری پیدا کر دی اور اس نے اسکی رحم کی اپیل سے متاثر ہو کر یہ ارادہ کر لیا کہ وہ جب تک اس مظلوم عورت کو دشمن سے نجات نہیں دلائے گا واپس نہیں آئے گا۔ تو خدا اور اسکے رسول کی آواز ہمارے اندر یہ جوش کیوں پیدا نہیں کرتی۔ اس وقت عملاً خدا اور اس کا رسول اپنی مدد کے لئے پکار رہے ہیں لیکن باوجود اسکے کہ ہم ان کی آواز سنتے ہیں ہمیں کوئی غیرت نہیں آتی کہ ہم بیدار ہوں اور ایسے کام کریں جن سے خدا اور اس کے رسول کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ ایک بزرگ نے جو بھوپال کے رہنے والے تھے۔

ایک دفعہ خواب میں دیکھا

کہ ایک نحیف اور کمزور انسان زمین پر پڑا ہے وہ کوڑھی ہے۔ آنکھیں اس کی نکلی ہوئی ہیں ناک اور منہ پر زخم ہیں اور ان زخموں پر کثرت سے مکھیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا تو کون ہے جو اس حالت میں پڑا ہے اس نے کہا میں خدا ہوں۔ میں نے کہا ہم تو قرآن کریم میں پڑھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اتنا حسین ہے کہ اس سے زیادہ حسین اور کوئی نہیں اور تم کہتے ہو کہ میں خدا ہوں اس نے کہا میں بھوپال کا خدا ہوں۔ بھوپال والوں کے نزدیک میری ایسی ہی حالت ہے نہ وہ میرا احترام کرتے ہیں نہ ان میں میرا ادب ہے۔ مجھ سے انہیں کوئی محبت نہیں ایک ادنیٰ سے ادنیٰ غلام کا بھی انہیں لحاظ ہو گا۔ مگر میرا انہیں کوئی لحاظ نہیں۔

پس خدا خدا تو ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ انسان کے دل میں اس کی کیا قدر ہے۔ اسی طرح رسول ہیں۔ رسول رسول تو ہے مگر

دیکھنا یہ ہے

کہ انسان کے دل میں اس کی کیا قدر ہے آخر وہ کونسی بات ہم میں پائی جاتی ہے جو دوسروں کے لئے کشش کا موجب ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قربانیاں کیں وہ کہاں ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ایثار کا نمونہ دکھایا وہ کہاں ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غریبوں پر مہربانی کی جو حالت تھی وہ کہاں ہے۔ اگر کسی میں یہ چیزیں پائی جاتی ہیں۔ یا وہ اپنے اندر ایسی خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم کہیں گے کہ اس کا خدا اور اس کا رسول زندہ ہیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ ان کی آواز کو نہیں سنتا اور وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو نہیں سنتے تو وہ زندہ کیسے ہوئے۔ سو تم ایسی روح اپنے اندر پیدا کرو کہ جس سے معلوم ہو کہ تمہارا خدا اور تمہارا رسول دونوں زندہ ہیں۔ تم

اسلامی اخلاق اور اسلامی علوم

سیکھو۔ اور ان پر عمل کرو اور اس کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا ضروری ہے جس میں لکھا ہے کہ یوں کرنا چاہیئے اور یوں نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر ہمیں اس کے معنے نہیں آتے۔ یا معنے تو آتے ہیں مگر ہم اُسے پڑھتے نہیں تو اس کا فائدہ کیا۔

مصر کے ایک عالم نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے قرآن کریم کے نزول کی اٹھارہ اغراض بیان کر کے اس پر تمسخر اڑایا ہے۔ ان میں سے

تین اغراض اس نے یہ بتائی ہیں

کہ قرآن کریم اس لئے نازل ہوا ہے کہ دوسروں سے چار آنے یا آٹھ آنے لے کر اس کے حق میں جھوٹی قسم کھائی جائے۔ دوسرے قرآن کریم اس لئے نازل ہوا ہے تا ریشم کا غلاف چڑھا کر اسے طاق میں رکھدیا جائے۔ تیسرے قرآن کریم اس لئے نازل ہوا ہے تا ہر چیز کو صفائی سے رکھا جائے مگر قرآن کریم پر سے گرد کو نہ ہٹایا جائے۔ اسی طرح اس نے اٹھارہ اغراض گنائی ہیں اس نے لکھا ہے کہ قرآن کریم کے نزول کی باقی سب اغراض ہیں مگر اس کا پڑھنا یا اس پر عمل کرنا اس کے نزول کی غرض نہیں۔ فرض کرو اگر قرآن کریم ہمیں آتا نہیں۔ یا اس کو ہم پڑھتے نہیں۔ تو اس کا فائدہ ہی کیا

ہمارے استاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں سے جب میں پوچھتا ہوں کہ کیا تم قرآن کریم پڑھتی ہو۔ تو بہت سی عورتیں یہ جواب دیتی ہیں کہ ہم تو اَن پڑھ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرمایا کرتے تھے کہ یہ سب غلط عذر ہیں۔ بلکہ یہ بات کہہ کر وہ اپنے گناہ کو بڑھا لیتی ہیں۔ پڑھی ہوئی عورت کے پاس اگر اس کے کسی عزیز کا خط آتا ہے تو وہ اسے ایک دفعہ پڑھکر رکھدیتی ہے۔ لیکن اگر کسی اَن پڑھ عورت کے عزیز کا خط آ جائے۔ تو وہ جب تک سات دفعہ کسی سے پڑھوا کر سُن نہ لے۔ اُسے چین نہیں آتا۔ وہ ایک شخص سے خط پڑھواتی ہے۔ تو سمجھتی ہے کہ شاید یہ کوئی بات چھوڑ گیا ہو۔ پھر وہ دوسرے کے پاس جاتی ہے۔ تو اس کے متعلق بھی وہ یہی خیال کرتی ہے۔ پھر تیسرے کے پاس جاتی ہے۔ اسی طرح وہ کئی افراد سے خط پڑھوا کر سنتی ہے۔ پھر کہیں اسے صبر آتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ عجیب دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پڑھی ہوئی عورت تو اپنے کسی عزیز کے خط کو ایک ہی دفعہ پڑھ کر رکھدیتی ہے۔ لیکن ان پڑھ عورت سات سات آٹھ آٹھ دفعہ اسے پڑھوا کر سنتی ہے۔ تو اسے قرآن کریم بھی زیادہ سننا چاہیئے اور بار بار سننا چاہیئے تا پڑھنے والے کی غفلت سے کوئی بات چھوٹ گئی ہو۔ تو وہ اور کسی سے پڑھوا کر سُن لے۔

بہر حال

قرآن کریم کا پڑھنا مقدم ہے

پھر اس پر عمل اس طرح ہو گا کہ ہمیں دوسروں کو قرآن کریم سکھانا ہو گا۔ اور اسلام نے ہمیں کبھی بھی دوسرے سے دشمنی کا طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سے آگے کئی بحثیں ہیں۔ کہ عورتوں کو تعلیم دینی چاہیئے یا نہیں۔ حکومت میں یہ کہاں تک حصہ لے سکتی ہیں۔ پردہ کرنا چاہیئے یا نہیں مسلمانوں میں ایک فرقہ مذہبی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ

پردہ اسلام سے ثابت ہے۔ مگر بعض دوسرے لوگ پردہ کے مخالف ہیں۔ وہ اسے پسند نہیں کرتے۔ ان حالات میں ہماری عورتوں کو چاہیئے کہ وہ دوسری عورتوں کو نرمی اور پیار اور محبت سے سمجھائیں۔ وہ انہیں علمی اور عملی لحاظ سے بیمار سمجھیں۔ اور ان کے علاج کی طرف متوجہ ہوں۔ جب کسی ماں کا بچہ بیمار ہوتا ہے تو وہ اس پر قہقہے نہیں لگاتی۔ بلکہ بیمار بچہ کو دیکھکر اس کے اندر زیادہ رحم پیدا ہوتا ہے تم تندرست بچہ اور تندرست عورت کی طرف اتنا دھیان نہیں کرتیں۔ جتنا دھیان تم ایک بیمار بچے یا ایک بیمار عورت کی طرف کرتی ہو۔ پس ہمیشہ دوسروں کے غلط خیالات کی

ہمدردی سے اصلاح کرنی چاہیئے

ساتھ ہی خدا تعالےٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ان کی اصلاح کرے۔ اور اس غلط روش سے جس پر وہ جا رہی ہیں انہیں محفوظ رکھے پھر اگر دوسری عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ پردہ اسلام سے ثابت نہیں تو انہیں بھی چاہیئے کہ وہ پردہ کی حامی عورتوں کو بجائے جاہل۔ بے دین اور بد تہذیب کہنے کے ہمدردی اور محبت سے اپنا نقطۂ نگاہ سمجھائیں اگر اسلام میں پردہ کا حکم ہے جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں تو دوسروں کو مغربیت زدہ کہنے کی بجائے ہمدردی سے سمجھاؤ آگے ان کی مرضی ہے کہ وہ تمہاری بات پر عمل کریں یا نہ کریں۔ ہم یوروپ میں تبلیغ کرتے ہیں تو جو عورتیں احمدیت میں داخل ہوتی ہیں وہ پردہ نہیں کرتیں۔ لیکن ہم انہیں کھلے طور پر یہ بتا دیتے ہیں کہ اسلام عورت کو پردہ کا حکم دیتا ہے ہماری بہن رقیہ مارگرٹ آج کل یہاں آئی ہوئی ہیں۔ ربوہ میں جب وہ آئیں تو جمعہ کے لئے میری بیویوں کے ساتھ باہر نکلیں دوسری سب عورتوں کو پردہ کئے ہوئے دیکھکر وہ بھی متاثر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ مجھے بھی کوئی کپڑا دے دو۔ کہ میں پردہ کر لوں۔ غرض اسلام بیشک پردہ کا حکم دیتا ہے لیکن دوسری عورتوں کی اصلاح اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ نرمی اور پیار کے ساتھ انہیں اس طرف توجہ دلائی جائے اور بُرا بھلا نہ کہا جائے

ہمیشہ یاد رکھئے

★ احمدیت ایک روحانی جام ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کیلئے آسمان سے نازل کیا ہے

★ الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

★ اسے ہمیشہ یاد رکھئے

(مینیجر الفضل)

میں نے ایک دفعہ لنڈن کے مبلغ سے کہا کہ وہ انگریز عورتیں جو اسلام میں داخل ہوں تم ان سے کہا کرو کہ بے شک مُلکی حالات کی وجہ سے تم اس وقت پردہ نہیں کر سکتیں لیکن یہ خیال رکھو کہ

پردہ اسلامی حکم ہے

اور تم بھی پردہ کی ویسی ہی پابند ہو جیسی دوسری عورتیں تاکہ انھیں اس بات کا احساس ہو جائے اور جب بھی انھیں توفیق ملے وہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں چنانچہ ان کی طرف سے اب تازہ رپورٹ یہ ملی ہے کہ اس دفعہ عید پر عورتوں نے الگ جگہ پر نماز پڑھی ہے پہلے وہ علیحدہ نماز پڑھنا گوارا نہیں کرتی تھیں لیکن اس دفعہ وہ اس حد تک تیار ہو گئی ہیں انھوں نے الگ نماز پڑھنا برداشت کر لیا ہے اس طرز پر قرآن کریم کو سیکھو اور جس طرح تم نے قرآن کریم سیکھا ہے اس پر اگر کسی کو اعتراض ہے تو پیار اور اخلاص کے ساتھ ان کے پاس جاؤ اور

ان کی اصلاح کی کوشش کرو

اور پھر ان کو موقعہ بھی دو کہ وہ اپنے خیالات کا تم پر اظہار کریں تم ایک ملک کی رہنے والی ہو تم ایک نبی اور ایک قرآن کی طرف منسوب ہونے والی۔ آخر دشمنی کیسی۔ اگر کوئی تعلیم یافتہ ہے تو وہ غیر تعلیم یافتہ کو جا کر سمجھائے اور اگر غیر تعلیم یافتہ حق پر ہیں تو وہ تعلیم یافتہ طبقہ کو سمجھائیں اگر تم

اس طرح عمل کرو

تو تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ اور ملکی اور غیر ملکی کے درمیان جو اس وقت دوری ہے وہ دور ہو جائے گی اور پھر اکٹھے بیٹھنے سے ذہن میں فکری اتحاد بھی پیدا ہوتا ہے اور دلوں میں صفائی پیدا ہو جاتی ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ خان عبد الرحمٰن خاں صاحب سیکشن آفیسر سمن آباد لاہور جو ہمارے نائب امام مسجد لنڈن کے خسر اور خالو ہیں چند دنوں سے کھانسی دلیریا بخار سے صاحب فراش ہیں اس سے قبل وہ چار ماہ طویل بیماری میں مبتلا رہے تھے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار سید محمد افتخار حسین پونچھ ہاؤس اسٹاف کالونی لاہور)

۲۔ میرے ایک عزیز محمد اسلم کی آنکھ کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب عزیز کی شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار محمد اسلم صابر ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

۳۔ میرے ایک دوست محمد یوسف صاحب عرصہ تین سال سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد یعقوب علیؓ)

۴۔ میری بیوی عرصہ دراز سے مسلسل بیمار چلی آتی ہے اب ایک ہفتہ سے تکلیف کچھ زیادہ ہو گئی ہے ان کی شفایابی کے لئے مخلصین سے دعا کی درخواست ہے (عبد الرحمٰن لاہور)

۵۔ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک 2/3.D.A بیمار رہیں اور ان کی نظر کمزور ہوتی جا رہی ہے احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نظر کو قائم رکھے اور صحت عطا فرمائے۔ (عزیزہ راشدہ۔ راولپنڈی)

۶۔ خاکسار دل کی تکلیف میں مبتلا ہے احمدی بہن بھائی دعا فرمائیں (علی کوثر نقوی ڈرگ روڈ کراچی)

۷۔ محترم برادرم میاں خالد مسعود صاحب پنڈ دادنخان کی ناک کی ہڈی کا کامیاب اپریشن ہوا ہے آپ بڑے مخلص اور مستعد احمدی ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (خاکسار محمد اکبر انفس شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم)

۸۔ میری اہلیہ آنکھوں کی بیماری اور پیٹ درد کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید امتیاز احمد شاہ راولپنڈی)

۹۔ خاکسار چند یوم سے مختلف امراض سے بیمار ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے (احمد علی اسلم معلم وقف جدید بمقام گوٹھ نتھے خاں ضلع خیرپور میرس)

۱۰۔ خاکسار کی آنکھوں میں موتیا اتر رہا ہے نظر بہت کمزور ہو چکی ہے احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی نظر کو بحال فرما دے۔ آمین۔

(خاکسار محمد صدیق احمدی سیکرٹری مال کھوکھر غربی ضلع گجرات)

۱۱۔ میری نانی جان عرصہ پانچ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں اس حالت میں گرنے کی وجہ سے ہڈی کو بھی ضرب پہنچی ہے احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ظفر احمد ابن چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

لفظ توفی کے استعمال کے متعلق علمی تحقیق

جامعہ احمدیہ میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب کا لیکچر

مورخہ ۱۰/۱۱/۶۲ بروز ہفتہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام جامعہ احمدیہ ہال میں ایک علمی مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا "لفظ توفی کے استعمال کے متعلق علمی تحقیق"۔

آپ نے اپنے اس مقالہ میں لفظ توفی کے لغوی اور علمی استعمال کے پہلو پر نہایت وضاحت اور تفصیل سے روشنی ڈالی آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج ہے کہ توفی کا لفظ خدا کے فاعل اور انسان کے مفعول ہونے کی صورت میں زبانِ عربی کے محاورہ میں قبض روح کے علاوہ کسی اور معنے میں استعمال نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ مولوی عنایت اللہ صاحب اثری وزیر آبادی نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام انھوں نے "تکمیل الموفی" رکھا۔ اس کتاب میں مصنف نے حضور کے اس چیلنج کے جواب میں ایک حدیث پیش کی ہے اور اس میں "توفاہ اللہ" کے معنے "خدا اس کو اجر دے گا" کئے ہیں۔ محترم قاضی صاحب موصوف نے لفظ توفی کی لغوی تحقیق لغات عربی کے حوالہ جات سے پیش کر کے بتایا کہ توفی کے معنے عربی زبان میں کسی شے کے لینے کے ہوتے ہیں نہ دینے کے۔ لہٰذا اس حدیث میں توفی کے معنے اجر دینا لغوی لحاظ سے باطل ہے۔

یہ مقالہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ سوال و جواب کے دلچسپ سلسلہ کے بعد دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (مکرم قاضی صاحب کا یہ مقالہ انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع ہو جائے گا)

(رشید احمد اختر سیکرٹری مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۸ نومبر کو مکرم قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی کی صاحبزادی محترمہ امۃ السلام صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح مکرم محمد صابر صاحب ابن حافظ عبد الجمیل صاحب شاہجہانپوری حال کراچی کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر طے پایا ہے اور نکاح کا اعلان مورخہ ۱۶ نومبر کو بعد نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھایا۔

تقریب رخصتانہ میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے اس تقریب کا آغاز مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے کیا جس کے بعد چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا برکت علی صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ضروری اعلان

خاکسار نے دہلی کے ایک ادبی رسالہ میں پنجابی کے احمدی شعرا پر مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے اس وقت تک دو مضمون مولوی مصلح الدین صاحب اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پر شائع ہو چکے ہیں۔

اس بارہ میں خاکسار کو مندرجہ ذیل شعرا کے سوانحی حالات درکار ہیں:۔

محمد دلپذیر صاحب اور ان کے صاحبزادہ منظور احمد صاحب بھیروی۔ ہدایت اللہ صاحب ان کے کلام کی بھی ضرورت ہے اس کے علاوہ کسی دوست کو کسی اور احمدی پنجابی شاعر کا علم ہو تو ان کے حالات اور کلام سے بھی خاکسار کو مطلع فرما دیا جاوے جو دوست اس بارہ میں خاکسار کی امداد فرما دیں میں ان کا بہت مشکور ہوں گا۔

(عباد اللہ گیانی دفتر الفضل ربوہ)

دعائے نعم البدل

میری دو لڑکیاں یکے بعد دیگرے فوت ہو گئی ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نعم البدل عطا فرمائے (سعید احمد احمدی دکاندار ریلوے بازار نارووال)

انصار اللہ کے اعلانات:-

چند اہم تربیتی امور

۱۔ **نماز باجماعت:** حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:-

جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز پر پچیس درجے (ثواب فضیلت) رکھتی ہے اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور مسجد میں محض نماز ہی کے ادا کرنے کو آئے تو وہ جو قدم رکھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ اس کا بلند کر دیتا ہے یا ایک گناہ اس کا معاف فرماتا ہے یہاں تک وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو نماز میں سمجھا جاتا ہے جب تک کہ نماز اسے روکے۔ اور فرشتے اسکے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس مقام میں رہے جہاں نماز پڑھتا ہے۔ فرشتے یوں دعا کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ۔ اللھم ارحمہ (اے اللہ اسے بخش دے اللہ اس پر رحم کر)

(تجرید بخاری حصہ اول صہ ۱۲۸ حدیث ۲۷۷)

۲۔ **اسلامی شعار ڈاڑھی:** حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- خالفوا المشرکین۔ وفروا اللحی واحفوا الشوارب یعنی مشرکوں کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کتراؤ۔ (تجرید بخاری صہ ۴۵۰)

۳۔ **اسلامی شعار۔ پردہ:-** حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ مسلمانوں پر وہ دن آئے کہ ان کے مردوں اور عورتوں کی ایسی زندگی ہو جیسے کہ عام اہل یورپ مثلاً خاص لنڈن اور پیرس میں نمونہ پایا جاتا ہے چونکہ زمانہ اپنی تاریکی کی انتہا تک پہنچ گیا ہے اس لئے اکثر لوگوں کی آنکھوں سے اسلامی خوبیاں مخفی ہو گئی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ یورپ کے قدم بقدم چلیں یہاں تک کہ حکم قرآن قل للمومنین یغضوا من ابصارھم کو بھی الوداع کہہ کر اپنی پاکدامن عورتوں کو یورپ کی ان عورتوں کی طرح بنا دیں جن کو نیم بازاری کہہ سکتے ہیں۔" (الحکم ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

۴۔ **اطاعت:-** وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔ (احزاب رکوع ۵)

اور کسی مومن مرد یا مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ کر دیں تو وہ (پھر بھی) اپنے معاملہ کا اپنی مرضی سے فیصلہ کریں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ کھلی کھلی گمراہی میں پڑ جاتا ہے۔

۵۔ **سچائی:-** ان المسلمین والمسلمات ۔ ۔ ۔ والصادقین والصادقات (کامل راست گو مرد اور کامل راست گو عورتیں) اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما۔ ان سب کے لئے اللہ نے بخشش کا سامان اور بڑا انعام تیار کر رکھا ہے (احزاب ۵۶)

جن اوصاف حمیدہ سے متصف ہو کر مومن اللہ تعالیٰ سے بخشش اور بڑے بڑے انعامات کا مستحق بنتا ہے ان میں سے ایک سچائی ہے اس کا امتحان اس وقت ہوتا ہے جب کہ مال یا جان یا عزت یا آبرو کے نقصان کا اندیشہ ہو مومن کا کردار یہ ہے کہ ایسے نقصان سزا یا تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے سچائی پر ثابت قدم رہے

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے

تریاق معدہ

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ۔ بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار۔ ہیضہ۔ اسہال متلی اور قے۔ ریاح خارج نہ ہونا بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے مفید زود اثر اور کامیاب دوا ہے کھانا ہضم کرتا بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کرکے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھئے قیمت فی شیشی ۲ روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ چار آنے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ۔ گول بازار ربوہ (ضلع جھنگ)

محترم مولانا ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ فرماتے ہیں:-

"نور کاجل بہت مفید پایا گیا ہے لاہور کے کئی واقف کاروں نے میرے ذریعہ یہ کہہ کر منگوایا ہے کہ یہ بڑا اچھا سرمہ ہے۔"

نور کاجل بچوں عورتوں مردوں سب کیلئے مفید ہے آنکھوں کی خوبصورتی بھی ہے اور صحت بھی۔ فی شیشی سوا روپیہ۔ دس آنہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار۔ ربوہ

دمہ دم دے نال

یہ عام لوگوں کا خیال ہے لیکن نادر تریاق دمہ نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے۔

قیمت مکمل کورس دو ماہ ۱۲/۵۰

قیمت کورس ایک ماہ۔ ۶/۷۵ علاوہ ڈاک خرچ

نادر دواخانہ نزد چونگی دار الصدر ربوہ

فون نمبر ۲۲۵ تار کا پتہ مبشر پراپرٹی لاہور

یونٹ کلیم

اور

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

مبشر پراپرٹی ڈیلر

سیالکوٹ شہر کو یاد رکھیں

علمی روحانی اور تربیتی خزانہ

یعنی:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلد چہارم

چھپ کر مارکیٹ میں آ گئی ہے

آج ہی

آرڈر بھجوا کر منگوالیں۔ قیمت فی جلد مجلد ۸ روپے علاوہ محصولڈاک

عمدہ طباعت اعلیٰ کاغذ۔ خوبصورت اور مضبوط تجلید

ملنے کا پتہ:- الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

مقوی دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے تحفہ ایک روپیہ

سرولیشی

نوجوانوں کی صحت کی محافظ پانچ روپے

شیزدل

نوجوانوں کی بے شمار بیماریوں کی دوا چار روپے

شہنرین

مرض اٹھرا کی مسنده پڑیاں تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ہر انسان کے لئے

ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹/ روپے

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

احباب جماعت حضور کے ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کرا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

[illegible]

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے لیبر اور میٹریل سمیت ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۸ء) کی اساس پر سربمہر ٹنڈر ۳۱ دسمبر ۶۲ء کو بارہ بجے تک وصول کئے جائیں۔

کام	زر ضمانت	عرصہ تکمیل	تخمینہ لاگت
۱۔ ویسٹ ریج راولپنڈی میں درجہ سوم کے بارہ یونٹ کوارٹروں کی تعمیر	۱۴۰۰/- روپے	چھ ماہ	۷۰،۰۰۰ روپے
۲۔ ویسٹ ریج راولپنڈی میں درجہ چہارم کے ۲۲ یونٹ کوارٹروں کی تعمیر ۲۲ یونٹ کوارٹروں کی تعمیر	۲۰۰۰/-	"	۱،۰۰،۰۰۰ "
۳۔ راولپنڈی میں مسافر پلیٹ فارم لائن نمبر ۵ پر سیمنٹ کنکریٹ کے پٹس (ریکلم) اور ڈرین کی تعمیر	۱۲۰۰/-	"	۶۰،۰۰۰ "
۴۔ راولپنڈی کے پلیٹ فارم نمبر ۱ کیلئے Shallow ریکلم کی تعمیر	۳۰۰/-	چار ماہ	۱۳،۰۰۰/- "

۲۔ مقررہ فارم پر موصول شدہ ٹنڈر درج بالا تاریخ کو دن کے سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے ٹھیکیداران جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ ٹنڈر کھولے جانے کی مقررہ تاریخ سے قبل ہی اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرائیں۔

۴۔ ٹنڈر کی دستاویزات مشتمل بر ٹنڈر فارم ٹھیکہ کی خصوصی شرائط (باب الف اور بے) ٹنڈر کی ہدایات اور توضیحات کی کوائف وغیرہ زیر دستخطی سے مبلغ پانچ روپے (نا قابل واپسی) کی ادائیگی پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ٹنڈر کی خصوصی شرائط پر ٹھیکیدار کو اپنے دستخط کرنے ہوں گے۔ جس سے معلوم ہو کہ انہیں وہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے قبل ہی جمع کرایا جانا ضروری ہے۔ جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

۶۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کی قبولیت کی پابند نہیں نیز اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی بھی ٹنڈر خواہ کلی طور پر قبول کرے یا جزوی طور پر۔

۷۔ شیڈول ریٹ سے زائد یا کم نیز علیحدہ علیحدہ نرخ درج کئے جائیں یعنی:۔

(۱) مٹی کے کام کے لئے (ب) صرف لیبر کے لئے (ج) لیبر اور میٹریل کے لئے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور

تحریر فرماتے ہیں "میں نے اپنے حلقہ اثر میں جس ضرورت مند آدمی کو "طبیہ عجائب گھر" کی صاف ستھری تازہ اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ کے استعمال کی طرف متوجہ کیا۔ اس نے یہی رائے قائم کی کہ یہ دوا خانہ بہترین دواخانوں میں اونچے پایہ کا ہے جزاک اللہ" زدجام عشق بہ نسخہ کلاں۔ قوت اور توانائی اور پٹھوں کی طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے۔ جب زدجام عشق معدہ میں پہنچنے کے بعد بڑی سرعت سے خون میں جذب ہو جاتی ہیں۔ اسکے استعمال سے اعصاب میں قوت کی لہریں دوڑ جاتی ہیں۔ مردانہ قوت کے لئے بینظیر چیز ہے ایک ماہ کورس چودہ روپے۔ **طبیہ عجائب گھر امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ**

اصحاب احمد بابت چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم

"اصحاب احمد" کی گیارھویں جلد زیر طباعت ہے۔ جو حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ اور آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے ایمان افروز سوانح پر مشتمل ہوگی۔

اصحاب احمد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب دام عزہٗ تحریر فرماتے ہیں:۔

"رسالہ اصحاب احمد ۔۔۔۔۔۔ ملا۔ وہ اتنا دلچسپ اور ایمان افروز تھا کہ میں اسے ختم کرنے کے بعد سویا۔"

(مؤلف "اصحاب احمد" قادیان)

مفید اور مجرّب نسخے

۱۔ **کیوریٹو**:۔ زکام۔ کھانسی۔ بخار۔ انفلوئنزا۔ نمونیہ۔ سر درد۔ کان درد۔ دانت درد۔ اور سردی سے پیدا ہونے والی تمام شدید امراض کے لئے ۲/۵۰ روپے

۲۔ **بے بی ٹانک**:۔ بچوں کی بدہضمی تے اسہال دانت نکالنے کی تکالیف کمزوری اور سوکھا پن کیلئے ۱/۲ روپے

۳۔ **برین ٹانک**:۔ دماغی تھکان و حافظہ کی کمزوری کے لئے خصوصاً طلبا اور لکھنے پڑھنے والوں کے لئے ۳/- روپے

۴۔ **جنرل ٹانک**:۔ دماغی اور اعصابی کمزوری و رنج و غم اور تفکرات کے بد اثرات کے لئے ۴/- روپے

۵۔ **سپیشل ٹانک**:۔ جسمانی رطوبتوں بد اعتدالیوں یا کسی بیماری سے پیدا ہونے والی کمی خون کمزوری اور جلن کمزوری کیلئے ۵/-

۶۔ **لیکوریز**:۔ لیکوریا (سیلان الرحم) کا مجرب علاج ۴/- روپے

۷۔ **ہینسلین نمبر ۱**:۔ عورتوں کے خاص ایام کی درد۔ رکاوٹ اور بندش وغیرہ کا علاج ۲/۵۰ روپے

۸۔ **ہینسلین نمبر ۲**:۔ اگر خون بکثرت آئے جلد جلد آئے یا دیر تک جاری رہے تو ہینسلین نمبر ۲ استعمال کی جائے ۲/۵۰۔ ایجنٹوں اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ۔ ربوہ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵-۳۰	۷-۴۵	۶-۱۵	۹-۰۰ بھیرہ کیلئے
۲	۷-۳۰	۱۱-۳۰ دریا خان	۱۱-۰۰	۲-۰۰ چوہبرآباد کیلئے
۳	۱۰-۳۰	۲-۴۵	۱-۰۰	۷-۰۰ بھیرہ کیلئے
۴	۱۲-۱۵	۵-۴۵	بکنگ کیلئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں۔ اڈہ انچارج	
۵	۳-۱۵	۷-۴۵		
۶	۶-۱۵	۱۰-۳۰		

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

دانتوں کا ہسپتال بغیر درد کے دانت نکالے جاتے ہیں۔ سونے چاندی کی کھوڑیں بڑی احتیاط سے بھری جاتی ہیں اور عمدہ طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کی صفائی تسلی بخش کی جاتی ہے۔ آزمائش شرط ہے بے نظیر ٹوتھ پوڈر دانتوں کا محافظ ہے جو کہ کئی ادویات سے تیار کیا جاتا ہے۔ ایک دو روز کے استعمال سے آپ کو اسکے مفید نتائج کا یقین ہو جائے گا۔ قیمت فی شیشی ۸۰ / **شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ** غلہ منڈی ربوہ

درّہ سیلا پر قبضہ کرنے کے بعد چینی فوج آسام کے قریب پہنچ گئی

تازہ صورت سے بھارت کیلئے انتہائی پریشان کن صورت پیدا ہو گئی ہے۔ پنڈت نہرو

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ چینی فوج شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی (نیفا) میں سیلا کی چوکی پر بھارتی فوج کو شکست فاش دینے کے بعد درہ سیلا کو عبور کر کے بومدیلا پہنچ گئی ہے۔ جہاں آخری خبریں آنے تک خونریز جنگ ہو رہی تھی۔ بومدیلا سیلا سے تیس میل دور شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کا سب سے بڑا شہر ہے۔ جہاں علاقے کا حکمران رہتا ہے۔ دوسری طرف لداخ میں چشول کے آس پاس گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے اور چین نے وہاں بھی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ پنڈت نہرو نے آج بھارتی پارلیمنٹ میں سیلا کی چوکی اور درہ سیلا پر چینی فوج کے قبضہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اب ہمارے لئے انتہائی خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے اور ہم اس سے سخت پریشان ہیں۔ اب چین کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کرنے یا پیکنگ میں بھارتی سفارت خانہ بند کرنے پر یقیناً غور کیا جائے گا۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ چین نے شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی میں ہمالیہ کے سب سے اہم درہ سیلا پر قبضہ کر لیا ہے۔ چینی فوج نے دو طرف سے پیش قدمی کی اور سیلا کو ایک طرف چھوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر بومدیلا کو جانے والی سڑک کاٹ دی۔ اور اس طرح سیلا کی طرف سے بھارتی فوج کے بڑھنے کا امکان بالکل ختم کر دیا۔

پنڈت نہرو نے کل بتایا کہ چینی فوج نے سیلا کی چوکی پر متعین بھارتی سپاہیوں کو گھیرے میں لے لیا ہے اور ہمیں ان کے انجام کے بارے میں ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ حالات نے جو تازہ پلٹا کھایا ہے وہ ہمارے لئے انتہائی پریشان کن اور افسوسناک ہے تاہم بھارت کسی قیمت پر ہتھیار نہیں ڈالے گا۔ اور دشمن کو اپنے علاقے سے باہر نکالنے کے لئے جتنی بھی دیر اسے لڑنا پڑے وہ لڑے گا۔ مسٹر نہرو پارلیمنٹ کے ایوان زیریں لوک سبھا سے خطاب کر رہے تھے۔ جب انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں اپنے سپاہیوں کا اعتراف کیا تو پارلیمنٹ میں واویلا مچ گیا اور بیشتر ارکان نے جن کی اکثریت آسام کے ارکان پر مشتمل تھی چین کے خلاف مکمل اعلان جنگ کرنے کا مطالبہ کیا۔ پرجا سوشلسٹ ممبر مسٹر ہیم برڑوا نے پنڈت نہرو سے بھارت کی فوجی پوزیشن کے متعلق استفسار کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کو اپنے اتحادیوں سے امداد حاصل کر کے چین پر بھرپور حملہ کر دینا چاہئیے۔ پنڈت نہرو نے اس کے جواب میں کہا کہ ہم اپنے دوست ممالک سے زیادہ سے زیادہ امداد حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کی کوئی حد نہیں ہو گی۔ سیلا شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی کے مشرقی سرے پر سطح سمندر سے تیرہ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔

چین نے ایک اور بھارتی چوکی پر قبضہ کر لیا

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ بھارتی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے گذشتہ رات ایک بیان میں بتایا کہ جنوبی لداخ کے علاقے میں چینی فوجوں نے چشول سے جنوب مشرق کی جانب واقع ایک اور بھارتی چوکی پر زبردست حملہ کیا اور کئی گھنٹے کی شدید جنگ کے بعد جس میں انہیں بہت بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا چوکی کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ بھارتی فوجیں چشول سے جانب مشرق چھ میل دور ایک اور چوکی پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ توپوں اور ٹینکوں کی مدد سے شدید حملوں کے باوجود چینی فوجیں تاحال اس چوکی پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہیں۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ اس چوکی پر ایک افسر اور ۲۵ بھارتی سپاہی ہلاک ہوئے ہیں۔

امریکی مداخلت لڑائی کو لمبا کر دیگی

ہانگ کانگ ۲۰ نومبر۔ ایجنسی کی اطلاع کے مطابق چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے خبردار کیا ہے کہ بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ میں امریکہ کی مداخلت سرحدی لڑائی کو وسیع کر دے گی۔ اور یہ امر چینی، بھارتی اور افریقی ایشیائی اقوام کے مفادات کے لئے بہت نقصان کا موجب ہو گا۔ مسٹر چو این لائی نے یہ انتباہ گنی کے صدر مسٹر سیکو توری کی ایک تجویز کے جواب میں کیا ہے۔ جس میں انہوں نے بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ کو گفت و شنید کے ذریعہ طے کرنے پر زور دیا تھا۔

بھارت کے لئے فرانسیسی ہیلی کاپٹر

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی حکومت نے بھارت میں موجود صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہیلی کاپٹر تیار کرنے والے کارخانوں سے کہا ہے کہ وہ بھارت کو ہیلی کاپٹروں کی فراہمی کی رفتار تیز کر دیں۔ ہیلی کاپٹروں کی فراہمی کے لئے فرانسیسی کارخانہ داروں اور بھارتی حکومت کے درمیان مذاکرات کافی عرصہ سے جاری ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صرف یہی ہیلی کاپٹر ہمالیائی بلندیوں پر پرواز کر سکتے ہیں اور یہ چین و بھارت کی موجودہ سرحدی جنگ میں بھارت کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔

بھارتی حکومت پاکستان سے بہتر تعلقات استوار کرنے کیلئے تعمیری اقدامات کرنا چاہتی ہے

"پاکستان کو بھارت کے مقابلہ میں زیادہ فوجی امداد دی گئی ہے" (امریکی سفیر)

کراچی ۲۰ نومبر۔ امریکی سفیر والٹر میکناگھی نے بتایا ہے کہ بھارت کو امریکہ اس وقت جو فوجی امداد دے رہا ہے پاکستان کو اس سے کہیں زیادہ امداد دی جا چکی ہے اور پاکستان کو بتا دیا گیا ہے کہ بھارت کو کس قسم اور کتنی مالیت کا اسلحہ دیا گیا ہے آپ نے یقین ظاہر کیا کہ بھارت کو امریکہ سے ملنے والی فوجی امداد پاکستان کے خلاف استعمال نہیں ہو گی۔ مسٹر میکناگھی نے کہا "اس امر کے آثار پائے جاتے ہیں کہ بھارتی حکومت پاکستان سے بہتر تعلقات استوار کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کرنا چاہتی ہے اور حکومت پاکستان بھی بھارت کی اس خواہش کا حوصلہ افزا جواب دے گی کیونکہ دونوں حکومتیں تمام نزاعی مسائل پر بات چیت کی اہمیت محسوس کرتی ہیں۔

امریکی سفیر سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہ تاثر کیسے قائم کیا ہے کہ بھارتی حکومت پاکستان سے بہتر تعلقات کے لئے ٹھوس اقدامات کرنا چاہتی ہے مسٹر میکناگھی نے جواب دیا "یہ تاثر نئی دہلی میں امریکی سفارت خانہ کے افسروں کا ہے ان افسروں کا بیان یہ ہے کہ چین سے لڑائی کے پیش نظر بھارتی حکومت ہمسایہ ملکوں سے اختلافات ختم کرنا چاہتی ہے جہاں تک امریکی حکومت کا تعلق ہے اس نے پاکستان اور بھارت کے درمیان براہ راست بات چیت کی حوصلہ افزائی کی ہے ہمارا خیال ہے کہ اعلیٰ سطح۔ وزارتی سطح پر مؤثر رابطہ نزاعی مسائل کے تصفیہ میں مفید ثابت ہو گا۔

امریکی سفیر سے پوچھا گیا کہ امریکی حکومت نے پاکستان اور بھارت کے نمائندوں میں براہ راست بات چیت کی جو حوصلہ افزائی کی اسکے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں؟ مسٹر میکناگھی نے جواب دیا "ہماری کوششیں جاری ہیں"

اس سے پہلے ایک تحریری بیان میں امریکی سفیر نے کہا "امریکہ کو یہ اندیشہ کبھی لاحق نہیں ہوا کہ اس نے چینی جارحیت کے مقابلہ کے لئے بھارت کو جو فوجی امداد دی ہے وہ پاکستان کے خلاف استعمال کی جائے گی"۔ بیان میں کہا گیا "۱۹۵۴ء کے بعد پاکستان کو جو وسیع فوجی امداد دی گئی اس کا کبھی غلط استعمال نہیں ہوا امریکہ کو یقین ہے کہ اب بھارت کو جو فوجی امداد دی جا رہی ہے وہ بھی اصل مقصد کے لئے ہی استعمال کی جائے گی میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کو جو فوجی امداد دی گئی وہ بھارت کو ملنے والی امریکی امداد سے کہیں زیادہ ہے"۔ امریکی سفیر نے کہا کہ بھارت نے امریکہ کو یہ یقین دلا دیا ہے کہ امریکہ سے ملنے والا اسلحہ صرف چینی فوجوں کے خلاف استعمال کیا جائے گا اور جب اسکی ضرورت ختم ہو گئی تو امریکہ کا سارا جنگی سامان امریکہ کو لوٹا دیا جائے گا ادھر امریکہ نے حکومت پاکستان کو یقین دلایا ہے کہ اگر بھارت نے امریکہ کے جنگی سامان کا غلط استعمال کیا اور اسکی مدد سے کسی اور ملک پر حملہ کیا تو امریکہ ایسے حملہ کو ناکام بنانے کے لئے اقوام متحدہ کے اندر اور باہر فوری کارروائی کرے گا۔ مسٹر میکناگھی نے کہا "امریکہ کو یقین ہے کہ پاکستان یا بھارت جارحانہ عزائم نہیں رکھتے آپ کے صدر کی طرح میری حکومت بھی پاکستان اور بھارت کے تعلقات کی اصلاح کو برصغیر کی سلامتی اور امن عالم کے لئے اشد ضروری خیال کرتی ہے"

انصار اللہ لاہور کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک مجلس انصار اللہ لاہور کا ماہانہ اجلاس مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد ہو گا۔ لاہور کے تمام انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ ازراہ کرم اس اجلاس میں ضرور شرکت فرماویں۔ نہایت اعلیٰ پایہ کی علمی تقاریر ہوں گی اور انصار اللہ لاہور کی تنظیم کو مستحکم تر بنانے کی عملی صورت اختیار کی جائے گی۔

حلقہ جات کے زعماء سے گزارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے اپنے حلقہ کے انصار کو اس اجلاس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک کرنے کی سعی فرماویں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ۔ لاہور)

درخواست دعا

اخویم عزیزم محمد عبدالکریم صاحب ۱۵ اکتوبر کو بمعہ اہل و عیال بذریعہ موٹر کار لندن روانہ ہوئے تھے۔ ۲۹ اکتوبر کو پاکستان سے ایران کے لئے رخصت ہوئے۔ تہران پہنچ کر ان کے تین پاسپورٹ گم ہو گئے جسکی وجہ سے انہیں ایک ہفتہ سے زائد دنوں تک تہران ٹھہرنا پڑا۔ وہاں سے ۱۱ نومبر کو انشاء اللہ العزیز آگے روانہ ہوئے ہوں گے۔ احباب جماعت، بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر کے دوران ان کا حافظ و ناصر ہو اور تمام آفات سے بچائے۔ ان کا لندن میں رہنا بھی ان کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(محمد احمد جلیل۔ ربوہ)